Darul Shebani Lilifta Wattahqeq
PRINCIPAL: MUFTI UMAR FAROOQ
SUPERVISOR: MUFTI FAZAL-UR-REHMAN
SUPPORT BY: MUFTI MUHAMMAD HAROON
E-mail: darushebani775005@gmail.com
Ph: 0966-775005

دارالشیبانی للافتاء والتحقیق
مدیر: مفتی عمر فاروق 0344-9393588
نگران: مفتی فضل الرحمٰن 0333-9963665
معاون: مفتی محمد ہارون 0312-4989133
مسجد امام اعظم ابوحنیفہؒ، رانا مارکیٹ، سبزی منڈی، پہاڑپور، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حوالہ نمبر 1391 تاریخ 14-11-2019

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل لوگ پوری دنیا میں لوگ آن لائن کام کر رہے ہیں ان ہی میں سے ایک یہ click pay earn ہے اور مسلمان ممالک میں بھی لوگ ان کے ساتھ سرمایہ کاری کر کے کام کر رہے ہیں اور پیسے کما رہے ہیں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ کسی کے ریفر سے 3000 یا 5000 روپے جمع کرا کے اس میں ایڈ ہوتے ہیں اور یہ پیکج 3 ماہ کے لئے ہوتا ہے جس میں روزانہ کی بنیاد پر 24 گھنٹے میں 40 ایڈ دیکھ کر ان کے پیسے ملتے ہیں اور اگر کسی دن کسی بھی وجہ سے نہ دیکھ سکے تو اس دن کے پیسے اور ایڈ ضائع شمار ہوتے ہیں اسی طرح اگر کسی دوسرے کو اپنے ریفر سے ایڈ کرائیں تو وہ جتنا کام کرے گا اس کا کمیشن اس ریفر کرنے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا اسی طرح سارا منافع اکاؤنٹ سے نہیں نکلوا سکتے بلکہ کچھ رقم اکاؤنٹ میں موجود رہنی بھی ضروری ہے، اس کی مزید تفصیل ساتھ بھیجی گئی ویڈیو سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

براہ مہربانی اس کے متعلق وضاحت فرمادیں کہ اس طریقہ پر کام کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی: محمد سہیل، محمد جہانزیب

الجواب و باللہ التوفیق

سوال کے ساتھ ارسال کردہ ویڈیو (My Advertising Pays: MAPS) کا جائزہ لیا گیا، اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کاروبار میں کسی قسم کی حقیقی خرید و فروخت نہیں کرنی پڑتی بلکہ اس میں شامل ہونے کے لیے کوئی شخص رقم کے عوض ایک کریڈٹ پیک "Credit Pack" حاصل کرتا ہے جس کے نتیجے میں اسے ایڈ کلک کا حق حاصل ہوتا ہے جسے وہ ساٹھ سے نوے دنوں کے دوران استعمال کر سکتا ہے یہ مدت گزرنے کے بعد اس کا مذکورہ حق ختم ہو جائے گا اور اسے کلک کے ذریعہ پیسے بنانے کا اختیار نہیں ہو گا، خواہ اس نے اس وقت تک اپنے کلک مکمل نہ کی ہوں اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے وہ روزانہ 40 اشتہارات پر کلک کر سکتا ہے جس سے وہ روزانہ ایک ڈالر کا مستحق بن جائے گا۔ اسی طرح اس شخص کو ساٹھ سے نوے دن کے دورانیہ میں اپنی کلک کی تعداد مکمل کرنے کی صورت میں ساٹھ ڈالر حاصل ہو جائیں گے اور ایک وقت میں ایک سے زائد پیک بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں جن کی زیادہ سے زیادہ تعداد بارہ سو ہے، جن میں ہر ایک پیک کے ذریعہ روزانہ کا ایک ڈالر کمایا جاسکتا ہے، اور کمائی جانے والی رقم جب پچاس ڈالر ہو جائے تو اس سے مزید ایک پیک حاصل کیا جاسکتا ہے

یہاں تک کہ ان کی مجموعی تعداد بارہ سو تک پہنچ جائے ۔

نیز اس کاروبار میں اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی شریک کروایا جاسکتا ہے ،ایسے لوگوں کو اس ویڈیو میں "Referrals" کا نام دیا گیا ہے اور جتنے لوگوں کو بھی آپ اس کاروبار میں شریک کریں گے ان کی لگائی ہوئی مجموعی رقم کا دس فیصد کمیشن شریک کروانے والے کو بھی ملے گا۔

یہاں یہ بات محل نظر ہے کہ کیا اشتہارات پر کلک کرنا ایسی منفعت مقصودہ ہے جو بذات خود عقد اجارہ کا محل بن سکے ؟ لیکن اگر بالفرض اسے منفعت مقصودہ تسلیم کرکے عقد اجارہ کا محل قرار دیا جائے گا تو مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اس کاروبار کی فقہی کیفیت یہ ہوگی کہ مذکورہ کمپنی کلک کرنے کے عمل کی اجرت ادا کرتی ہے،اور ہر پیک کے عوض اس عمل کی تعداد(یعنی روزانی 40 کلک اور مجموعی طور پر3120 کلک) اور اس کا وقت (یعنی اس عمل کا ساٹھ نوے دن کے دورانیہ میں ہونا) فریقین کے درمیان طے شدہ ہوتا ہے ،لہذا مذکورہ کاروبار میں کلک کرنے والے کی حیثیت " اجیر" اور مذکورہ کمپنی کی حیثیت مستاجر کی ہوگی اور فریقین کے درمیان ہونے والا معاملہ فقہی لحاظ سے" عقد اجارہ " ہوگا جس میں عمل اور وقت دونوں کو معقود علیہ قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس معاملہ میں" اجیر" بننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ شریک ہونے والا شخص3000 کی ادائیگی کرکے ایک کریڈٹ پیک(جس کے نتیجے میں کلک کرنے کا حق ملتا ہے) حاصل کرے ۔اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کو شریک کروانے پر ان کی لگائی ہوئی مجموعی رقم کا دس فیصد کمیشن کے طور ملتا ہے ۔جس کی حیثیت "اجرۃالدلال" کی ہوگی۔

اس فقہی تکییف کے مطابق مذکورہ کاروبار کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس میں شریک ہونا،یا کسی اور شریک کروانا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل شرعی مفاسد اور خرابیاں پائی جاتی ہیں:

1: اس کاروبار کا آغاز کرنے کے لیے تقریبا3000 کے عوض جو کریڈٹ پیک حاصل کیا جاتا ہے وہ رشوت ہونے کی وجہ سے شرعاناجائز اور حرام ہے۔اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص ملازمت حاصل کرنے کے لیے ایک لاکھ روپے کی ادائیگی کی شرط لگاکر کسی کو دس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ کے عوض ایک سال کے لیے مثلاً استاد کی ملازمت پر رکھے جو اپنے کام یعنی پڑھانے کی تنخواہ وصول کرے گا اور کام نہ کرنے کی صورت میں تنخواہ کا حقدار نہیں ہوگا، لیکن اسے ملازمت کے حصول کے لیے ایک لاکھ روپے بہر صورت ادا کرنے ہوں گے ،تو ملازمت کے حصول کے لیے ادا کی گئی ایک لاکھ روپے کی رقم رشوت ہوگی جس کا لینا اور دینا شرعاًناجائز ہے۔

2: مذکورہ معاملہ میں دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں کلک کرنے والا ایک شخص کئی بار کلک کرتا ہے مثلاً ایک کریڈٹ پیک سے 3120 تک کلک ہوسکتے ہیں لیکن اس سے یہ تاثر دیا جاسکتا ہے کہ اس اشتہار کو دیکھنے والے (Viewers) بہت سے ہیں جو

اشتہار دینے والوں کی ریٹنگ(Rating) بڑھانے میں معاون ہوسکتا ہے حالانکہ یہ بات خلاف حقیقت ہونے کی وجہ سے دھوکہ دہی ہوگی جو کہ جائز نہیں۔

3: تیسری خرابی یہ ہے کہ اس عقد اجارہ میں عمل اور وقت دونوں کو معقود علیہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس میں کلک کی مجموعی تعداد ، اور کلک کرنے کی مدت دونوں کو بیان کیا گیا ہے، اور دونوں میں کسی کی بھی خلاف ورزی کی صورت میں (یعنی کلک نہ کرنے کی صورت میں، اسی طرح ساٹھ سے نوے دن کے دورانیہ میں کلک نہ کرنے کی صورت میں) اجرت کا نہ ملنا طے شدہ ہے اور یہاں صاحبین ؒ کے قول کے مطابق وقت کے بیان کو تعجیل کے لیے قرار دینے کی بھی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ مذکورہ معاملہ میں یہ بات واضح ہے کہ مذکورہ مدت گزرنے کے بعد کلک کے ذریعہ پیسے بنانے کا حق ختم ہو جائے گا، لہٰذا یہاں عمل اور وقت دونوں کو ایک ساتھ معقود علیہ قرار دینے کی خرابی لازم آرہی ہے جس کی وجہ سے عقد اجارہ شرعاً فاسد ہے لہذا اس میں شریک ہونا درست نہیں،

نیز اس معاملہ میں روزانہ کلک کرنے کے لیے جو ایڈ دیے جاتے ہیں، وہ پیش کی گئی رقم کے مد نظر ہی ہوتے ہیں اگر رقم زیادہ ہو تو ایڈ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور اگر رقم کم ہو تو ایڈ بھی کم ہوتے ہیں اس لیے حقیقت میں یہ اجارہ نہیں بلکہ سود وقمار (جوے) کا معاملہ ہے کیونکہ کمپنی سے جُڑ کر ایڈ پر کلک کرنا فی نفسہ کوئی مفید عمل نہیں ہے، اس عمل کی وجہ سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا، صرف دکھانے کے اشتہارات ہوتے ہیں حقیقت سے ان کا کچھ تعلق نہیں ہوتا اور کمپنی سے جڑتے وقت ہر ممبر کمپنی کو جو رقم دیتا ہے معاہدہ کی مدت مکمل ہونے تک مجموعی طور پر اضافہ کے ساتھ وہ رقم واپس بھی مل سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایڈ پر کلک کرنے کا کام کم ہو اور اصل جمع شدہ رقم بھی واپس نہ ملے پس اضافہ یا اصل رقم کی واپسی ایک امر محتمل پر مبنی ہوئی جس میں خطر ہے اور یہ معاملہ نفع ونقصان کے درمیان دائر ہوا اور یہی شریعت میں قمار (جوا) ہے اور اگر روزانہ پابندی کے ساتھ ایڈ پر کلک کرنے کا کام کیا جائے تو اصل رقم اضافہ کے ساتھ ملتی ہے پس اس میں سود بھی ہے اس لیے اس طرح کی کمپنیوں سے جڑنا اور روزانہ کمپنی کے پیش کردہ ایڈ پر کلک کر کے کمائی کرنا شرعاً جائز نہیں یہ بظاہر اجارہ ہے اور حقیقت میں سود اور قمار ہے اور سود وقمار شریعت میں قطعی طور پر حرام وناجائز ہیں۔

4: چونکہ یہ معاملہ شرعاًناجائز ہے ، لہذا اس میں دوسرے لوگوں کو شریک کرواکر اس پر اجرت (کمشن) لینا بھی جائز نہیں۔

حاصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا خرابیوں کی بناء پر یہ معاملہ جائز نہیں ہے لہذا بحالت موجودہ اس میں سرمایہ کاری کرنا ، یا دوسرے لوگوں کو شریک کروانا درست نہیں ہے، خواہ آپ کی نیت اچھے کاموں میں خرچ کرنے کی ہو۔

قال اللہ تعالی "وأحل الله البيع وحرم الربا ۔۔۔ الآية (البقرة: 275)

يأيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون (المائدة: 90)۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنهما قال لعن رسول اللہ ﷺ آكل الربوا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء (الصحيح لمسلم 72/2 ط: المكتبة الأشرفية ديوبند)۔

وقال رسول الله ﷺ إن الله حرم على أمتى الخمر والميسر۔ (المسند للإمام أحمد 351/2، رقم الحديث: 6511)۔

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ أی بالحرام يعنی بالربا والقماروالغصب والسرقة۔ (معالم التنزيل 50/2)۔

الربا فضل خال عن عوض بمعيار شرعی مشروط لأحد المتعاقدين فی المعاوضة۔

(تنوير الأبصار مع الدر والرد، كتاب البيوع، باب الربا 398/7۔۔ 401 ط: مكتبة زكريا ديوبند)

لأن القمار من القمر الذی يزداد تارةً وينقص أخرى وسمی القمار قمارًا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه، وهو حرام بالنص۔

(رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء، فصل فی البيع 577/9 ط: مكتبة زكريا ديوبند)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد ہارون

دار الشیبانیؒ للافتاء والتحقیق ★ مسجد امام ابوحنیفہؒ رانا مارکیٹ بہادر پور ★ مفتی

دار الشیبانیؒ للافتاء والتحقیق ★ مسجد امام ابوحنیفہؒ رانا مارکیٹ بہادر پور ★ مفتی

دار الشیبانیؒ للافتاء والتحقیق ★ مسجد امام ابوحنیفہؒ رانا مارکیٹ بہادر پور ★ دار الافتاء تاریخ 14-11-19

الجواب صحیح
فضل الرحمن

الجواب صحیح
محمد عمر فاروق